رجسٹرڈ انگلشیہ (...)

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ ...... ے
ششماہی ...... ؎
سہ ماہی ...... عہ

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

قیمت پرانا پرچہ (۲)

قیمت فی پرچہ (۲)

جلد ۲ | ۵ امرداد ۱۳۵۳ ف | ۸ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۱۰ جون ۱۹۴۴ء شنبہ | نمبر (۹)

سیاسی تعطل

فی الحال کسی اقدام کی توقع نہیں

کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان کو رہا کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے سے انکار کرکے مسٹر ایمری نے قیاس آرائیاں ختم کر دیں۔ اب یہ بات بھی بالکل صاف اور واضح ہو گئی ہے کہ اب ... حالات کی رفتار کا مشاہدہ کرتے رہیں گے۔ یہ بھی واضح ہو چکا ہے کہ اب دوسرا قدم مسٹر گاندھی کی جانب سے اٹھنا چاہئے جو اپنی صحت کے مدنظر کچھ عرصہ تک سیاسی فضا میں کوئی ہل چل پیدا کرنا نہیں چاہتے۔

مسٹر ایمری کی روش پر نہ صرف ہندوستان کے سیاسی حلقوں میں تنقید ہو رہی ہے بلکہ برطانیہ کے بعض حلقوں میں بھی۔ لیکن مسٹر ایمری نے ہر صورت حکومت کے موقف کو واضح کر دیا ہے۔

اس خیال کا اعادہ کرنے کے علاوہ کہ مسٹر گاندھی کو خرابی صحت کی بنا پر رہا کیا گیا ہے مسٹر ایمری نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ حکومت دوسرے کانگریسی لیڈروں کو رہا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اس کے وجوہ دو ہیں۔ کانگریسی لیڈر قرارداد آگست پر اب تک قائم ہیں اور اشتراک عمل سے ... نے کوئی بیان شائع نہیں کیا۔ ... دوسری ہندوستانی جماعتوں کی ... بات ... کانگریسی لیڈروں کی رہائی سے کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

کانگریس ... مسٹر ایمری کے اس بیان میں یہ خوبی مزید ہے کہ سیاسی فضا جو مسٹر گاندھی کی رہائی کے بعد جامد سے متحرک ہو گئی تھی ... ہو جاتی ہے۔ یہ بات اب بالکل واضح ہو گئی ہے اور اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ مسٹر گاندھی کی رہائی کی وجہ صرف یہ تھی کہ حکومت برطانیہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ مسٹر گاندھی کو نظر بندی کی حالت میں کوئی ناگوار حادثہ پیش آئے ورنہ حکومت کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتی تا وقتیکہ کانگریسی لیڈر قرارداد آگست کو واپس نہ لیں اور سیاسی جنگ میں اشتراک عمل پر آمادہ ہو جائیں اور کرپس کی تجاویز کی بنا پر دوران جنگ میں نظم و نسق چلانے کے لئے دوسری جماعتوں سے سمجھوتہ نہ کر لیں۔

مسٹر ایمری اس مشورہ کو مسترد کرکے کہ مسٹر گاندھی کی رہائی کے بعد ... سیاسی قدم اٹھائے ساری ذمہ داری ہندوستانیوں پر ڈال رہے ہیں۔ وہ کانگریسی لیڈروں سے کہہ رہے ہیں کہ مذکورہ بالا شرائط کی تکمیل کرکے وہ رہائی حاصل کر سکتے ہیں۔ مسٹر ایمری کو کانگریسی لیڈروں کی رہائی میں جو پیچ ... ہوا ہے اس کی وجہ شاید یہ ... کہ ان کو اندیشہ ہے کہ کانگریسی لیڈروں کو آزادی ملی تو ان کی سرگرمیاں سیاسی اور فرقہ وارانہ مسائل کے حل تک محدود نہ رہیں گی۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ فی الحال حکومت مسٹر گاندھی کی سرگرمیوں کا انتظار کرنا چاہتی ہے۔ اگرچہ مسٹر گاندھی پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئے لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کانگریسی قائدوں سے ملنے کے خواہشمند ہیں۔ گاندھی جی کے خیالات وہی ہیں جو ان کی گرفتاری کے وقت تھے لیکن وہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ کوئی انہیں قائل کر دے کہ قرارداد آگست کو منظور کر لینے میں انہوں نے غلطی کی ہے۔ مسٹر گاندھی کے لئے جو ایک عرصہ سے پبلک زندگی سے دور رہے ایک قدرتی بات ہے کہ وہ دوسرے لوگوں سے مل کر ملک کی صحیح صورت حال سے واقف ہو جائیں تاکہ واقعات کی روشنی میں اپنی سرگرمیوں کو منظم کر سکیں۔

غالباً یہ مسٹر گاندھی کا پہلا سیاسی قدم ہے جو انھوں نے قصر آغا خاں سے باہر آنے کے بعد اٹھایا ہے۔ ... مسٹر جناح کو ... ہونے کے لئے ایک طویل عرصہ درکار ہوگا۔ اس دوران میں مسٹر گاندھی کے اس خط کی اشاعت پر جو مسٹر جناح کو ...

بقیہ صفحہ ...

مملکت ہفتہ وار

جلد ۲	۵ امرداد ۱۳۵۲ف	نمبر ۹

رسد

راتب بندی کو نافذ ہوئے تین ہفتے گزر چکے ہیں لیکن مندرجہ ذیل امور ہنوز محتاج اصلاح و توجہ ہیں :-

(۱) راتب بندی کی دوکانوں پر غلہ ایک قسم کا نہیں مل رہا ہے کہیں اچھا ہے اور کہیں خراب۔

(۲) دوکانوں پر اجناس کا نرخ نامہ آویزاں نہیں ہے۔

(۳) سنا جاتا ہے کہ دوکاندار اچھا غلہ چھپا کر اپنے پاس کا پوشیدہ غلیظ اور بدنظر غلہ یہ کہہ کر فروخت کر رہے ہیں کہ سرکاری گودام سے یہی غلہ ملا۔

(۴) بعض دوکانوں پر یہ شکایت بھی سنی گئی کہ غلہ نہیں ہے۔ وجہ دریافت کی گئی تو معلوم ہوا کہ گودام سے غلہ برآمد نہیں ملا۔

(۵) راتب شدہ اشیاء وقت واحد میں دو دوکانوں سے نہیں ملتیں شکر ایک دن ملتی ہے تو گیہوں اور چاول دوسرے یا تیسرے دن۔

(۶) حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ آدھ سیر راتب پانے والوں کو بھی جوار خریدنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا مگر دوکاندار عملاً مجبور کر رہے ہیں۔

(۷) بعض شہر کے رہنے والے غریب اور مزدور طبقے کے افراد راتب کارڈ سے ہنوز محروم ہیں لیکن بعض ایسے اشخاص نے جو خود دورِ راتب بندی میں نہیں رہتے فریب دے کر کارڈ حاصل کر لئے ہیں اور ہفتہ میں ایک بار غلہ لے کر اپنے مواضعات کو چلے جاتے ہیں۔

(۸) اکثر غریب لوگ شکر نہیں خرید رہے ہیں لیکن دوکاندار راتب کارڈ پر چلیپا لگا کر اس شکر کو چور بازار میں منتقل کر رہے ہیں۔

(۹) بعض ساہوکاروں نے ایک جماعت کو اس غرض کے لئے فراہم کیا ہے کہ وہ راتب بندی کی دوکانوں سے عمدہ چاول خرید کر ان کے ہاتھ فروخت کریں وہ اس کے معاوضہ میں سستے قسم کا چاول ساہوکار سے خرید لیں۔ گویا راتب بندی کے باوجود سرکار کا فراہم کیا ہوا عمدہ چاول ساہوکار کے قبضہ میں جا رہا ہے۔

(۱۰) ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ ساہوکار بعض بیگمات کو بہکا کر راتب بندی کے خلاف ایک محاذ تیار کر رہے ہیں۔

محکمہ جات متعلقہ ان خامیوں سے ضرور واقف ہوں گے مگر ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اصلاح میں کیوں تاخیر ہو رہی ہے۔ مقامی جرائد میں یونائیٹڈ پریس کی یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ غلہ صاف کرنے والے گودام قائم ہو رہے ہیں۔ ہم مشکور ہوتے اگر یونائیٹڈ پریس یہ بھی بتا دیتا کہ کتنے ہفتے یا مہینوں میں یہ اسکیم روبہ عمل آ جائے گی جب ہم نے سنا کہ بمبئی میں صرف صاف کیا ہوا بلکہ ایک ہی قسم کا اناج ملتا ہے۔ چاول کے مختلف اقسام کو ملا کر ایک معیاری قسم کا چاول گودام سے دیا جاتا ہے جس سے کسی دوکاندار یا گاہک کو یہ شکایت نہیں ہوتی کہ کسی دوکان پر اچھا چاول ملتا ہے اور کسی دوکان پر خراب۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہی طریقہ عمل حیدرآباد میں بھی اختیار کرنا ہوگا۔ لیکن ان سارے انتظامات سے زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ ساہوکاروں کی ریشہ دوانیوں اور کاربستہ بدعنوانیوں پر خاص نظر رکھی جائے۔

دوسری ضروری اصلاح یہ ہونی چاہئے کہ غلہ بانٹنے والے گوداموں کی تعداد بڑھائی جائے تاکہ دوکاندار کو وقت ضائع نہ ہو۔ اس کے علاوہ افسران راتب بندی کو چاہئے کہ دوکانداروں کے حسابات اور خریداروں کے راتب کارڈ کی سختی کے ساتھ جانچ اور تنقیح شروع کر دیں اور ان لوگوں کو عبرتناک سزائیں دیں جو :-

(۱) ایک مہینے کی ضرورت سے زائد غلہ رکھنے کے باوجود راتب کارڈ استعمال کر رہے ہیں۔

(۲) مال خریدے بغیر اپنے راتب کارڈ پر دوکاندار سے چلیپا لگوا کر چور بازاری کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ضرورت ہے کہ افسران راتب بندی کم از کم مشتبہ مکانات اور دیوڑھیوں کی تفصیلی تنقیح کر کے یہ معلوم کریں کہ کس گھر میں کتنا غلہ پوشیدہ ہے اور ایسا اناج ضبط کر لیں جو سرکاری احکام کے خلاف بلا اطلاع رکھا گیا ہے۔ امیر و غریب، عہدہ دار و غیر عہدہ دار کا امتیاز نہ رکھا جائے تو ایسی تنقیح بڑی مفید ہو سکتی ہے۔

قارئین "مملکت" اپنے شہر کے حالات سے بہ خوبی واقف ہیں۔ اس ہفتہ کی ڈاک سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے غلہ خریدنے والے شعبے نے ابھی تک خریدی کا کام شروع نہیں کیا۔ سنا جا رہا ہے کہ حمل و نقل کے شعبے نے بھی پوری مستعدی کے ساتھ تو اپنے کام کا آغاز نہیں کیا۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آخر دیر کس بات کی ہے۔ کمرشیل کارپوریشن نے اجناس کی خریدی اور حمل و نقل کے لئے ایک نہایت وسیع عملے کے تقرر کا اشتہار شائع کیا تھا۔ اشتہار پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اب سارا غلہ بہت جلد سرکاری گوداموں میں آ جائے گا۔ مگر اضلاع سے جو اطلاعات وصول ہو رہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساہوکاروں کی خرید کا بازار ابھی گرم ہے۔ یہ نہیں کہ اگر گئے ہیں تو مایوس کن ہیں۔ کارپوریشن میں ایسے عہدہ داروں کی ضرورت ہے جو عہدہ کی خاطر نہیں بلکہ جو ہمیں سمجھتے جان توڑ کوشش کرنے کی نیت سے عہدہ قبول کریں۔ ہم نے ناظم صدیقی صاحب کی بہت شہرت سنی ہے۔ امید ہے کہ وہ افسر خرید کی حیثیت سے اپنی شہرت کو داغ نہ لگنے دیں گے سستے داموں پر بڑی سی بڑی مقدار حاصل کرنا بلکہ مالک محروسہ کا غلہ سرکاری گوداموں میں منتقل کرنا ان کا نصب العین ہونا چاہئے۔ خان صاحب قادری جو جامعہ عثمانیہ کے ہر دل عزیز لکچرار رہ چکے ہیں افسر حمل و نقل ہیں۔ ان کے ہوتے اگر کوئی ہم سے کہے کہ اسٹیشنوں کے پلیٹ فارم پر غلہ غیر محفوظ طریقہ پر پڑا ہوا ہے یا یکا یک بارش سے غلہ خراب ہو رہا ہے تو یہ خبر بڑی تکلیف دہ ہوگی۔ اسی طرح اس کی بھی ضرورت ہے کہ سرکاری گوداموں کے انتظامات اچھے رہیں۔ افسران گودام کو سب سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ غلہ کو محفوظ رکھنے کے طریقے کیا ہیں۔ اناج کو کیڑوں سے کس طرح بچایا جاتا ہے اور موسمی تغیرات سے کس طرح۔ مولوی عبدالقیوم خان صاحب نے ابھی ابھی ڈپٹی ڈائرکٹری کی اہم خدمت کا جائزہ لیا ہے یقین ہے کہ وہ رفتہ رفتہ سارے انتظامات کو مکمل کریں گے لیکن ضرورت

صرف اس بات کی ہے کہ "زیادہ غلہ اُگاؤ" کی مہم اتنی زیادہ طویل نہ ہو جائے کہ ملک کے گوداموں میں غلہ موجود ہوتے ہوئے بھی مصنوعی قحط پیدا ہو۔

مولوی سید فضل اللہ صاحب سے بھی ہم چند باتیں کہنی ہیں۔ محکمہ رسد کو اب یقین ہو گیا ہو گا کہ غذا کی برآمدات کو روک دینا کافی نہیں۔ ضرورت اس کی ہے کہ چاول اور گیہوں درآمد کیے جائیں۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس خصوص میں کیا کوشش کی گئی۔

دوسری بات یہ ہے کہ گوشت، مرغی، انڈا اور دودھ کے نرخ اس وقت بھی متوسط طبقوں کی قوت خرید سے باہر ہیں۔ دودھ کا مسئلہ چھوٹے بچوں کے لئے سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ ترکاری کا بھاؤ اتنا بڑھا ہوا ہے کہ غریب طبقوں کو اس کا میسر آنا مشکل ہے۔ کیا محکمہ رسد کے فرائض میں ان اشیاء کا کنٹرول شامل نہیں ہے؟ عوام کو یقین دلایا گیا تھا کہ مدراس سے "گڑ" پنجاب سے گیہوں اور بہار سے چاول آنے والا ہے۔ کیا یہ اجناس درآمد کئے جا چکے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ آنریبل منسٹر کی جانب سے ہمیں توقع ہے کہ وہ حیدرآباد کو کم از کم چاول اور گیہوں کے لحاظ سے حکومت ہند سے دلا دیں گے۔ اگر گوشت نہ ملے تو نہیں لیکن چاول اور گیہوں کی درآمد سخت ضروری ہے ورنہ اگر عوام کو خلاف عادت جوار اور باجرہ کھانے پر مجبور ہونا پڑا تو پھر ان کی صحت کا خدا حافظ ہے۔

اندھی رہبری

ماہنامہ "رہبر دکن" نے اپنے یکم مرداد کے اداریہ میں "محکمہ" کے گذشتہ ہفتہ کے اداریہ کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مولوی بہادر خاں صاحب "رہبر" کی اس وکالت سے نہ تو مطمئن ہوئے ہوں گے اور نہ خوش۔ "رہبر" کے اداریہ کو پڑھ کر وہ اپنے دل میں کہتے ہوں گے "خدا ان نادان دوستوں سے بچائے۔" اداریہ مذکور میں ایک جگہ لکھا ہے کہ:

> "مسلم بادشاہ مسلمان اور غیر مسلم سب کے بادشاہ رہ چکے ہیں اور ان کے عدل و انصاف کا وہ حال رہا ہے کہ سب خوش و خرم و خوش حال رہے ہیں۔ خلفاء، شہنشاہ دہلی سب کے سلطان رہے ہیں اور شاہان ذی شان آصفیہ بھی اپنی ساری رعایا کے سلطان رہے ہیں اور خدا کے جلالت مآب اب بھی ہیں۔"

یہی تو ہم بھی کہتے ہیں اور مولوی بہادر خاں صاحب کے خلاف ہمارا استدلال یہی ہے۔

ملی تنظیم، قیادت، معاشی اصلاحات و ترقی، [illegible] وسیع پیمانہ پر کی جانے کی چیزیں ضروری ہیں بشرطیکہ شخصیت پرستی، اندھی تقلید، جذباتی اور غوغائی سیاست سے دامن بچایا ہے۔ "رہبر" نے خلافت راشدہ کا بھی ذکر کیا ہے اس دور میں نہ شخصیت پرستی تھی اور نہ غوغائی سیاست۔ مسلمان اپنے قائد کو تنقید کی سخت ترین کسوٹی پر کس کر اس کی تقلید کرتے تھے۔ مسلمانوں کی حق پرستی کا یہ عالم تھا کہ خلیفہ وقت پر بھی تنقید کرتے ہوئے انہیں جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی۔ مرد مومن کی یہ شان تھی کہ وہ کسی شعبہ زندگی میں خواہ وہ سیاسی ہو یا معاشی، اگر ٹیڑھا ہو یا جانتی دھوکہ دیتا تھا اور نہ دھوکہ کھاتا تھا۔ "رہبر" اندھی کے ہم خیال صاحب پر ہمارا یہ اعتراض ہے کہ یا تو ان کی فکر کا تنقیدی پہلو مردہ ہے یا ان کی اخلاقی جرأت سلب ہو چکی ہے۔ وہ شطرنج کا کھیل صرف دیکھ رہے ہیں مگر شاطر کی چال سمجھ نہیں رہے ہیں اور بلا سمجھے واہ واہ کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ دھوکہ کھا رہے ہیں۔ شاطر ان کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ "رہبر" ان سادہ لوحوں کا رہبر بنا ہوا ہے مگر نیک نیت ضرور ہے۔

ہم نہایت وثوق کے ساتھ اپنی اس رائے کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ مولوی بہادر خاں صاحب اپنی خوبیوں کے باوجود ایک خطرناک کھیل میں مشغول ہیں۔ بالآخر وہ ناکام ہوں گے اس میں ہمیں شک نہیں۔ لیکن اُن کی ناکامی ایک فرد کی ناکامی نہ ہو گی بلکہ ایک جماعت کو تباہ اور ایک سلطنت کے مفاد کو نقصان پہونچانے والی ناکامی ہو گی۔ کاش "رہبر" وہ سیاسی بصیرت پیدا کرے کہ ان رموز و اشارات کو سمجھ سکے۔

اس سب کچھ کہنے کے بعد یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ مسلمانان دکن کی بدنصیبی سے مولوی بہادر خاں صاحب کا نعم البدل فی الوقت نظر نہیں آ رہا ہے۔ صاحب الرائے اور سنجیدہ اشخاص اتحاد المسلمین کی ہڑبونگ والی سیاست سے دور رہنا پسند کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی دوسری بدنصیبی یہ ہے کہ ان کے لکھے پڑھے اور سمجھ دار لوگ سرکاری ملازم ہیں۔ ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مولوی بہادر خاں صاحب کے نقطۂ نظر اور ان کی نیت کی اصلاح کی جائے۔ ہماری تنقید کا منشاء یہی ہے۔

مسئلہ تنگبھدرا اور نواب علی نواز جنگ بہادر

تنگبھدرا کے مسئلہ سے متعلق جس وقت اہل ملک میں ایک بے چینی سی پیدا ہو گئی تھی مقامی جرائد میں یہ خبر شائع ہوئی کہ نواب علی نواز جنگ بہادر نے استعفا دیدیا ہے۔ استعفا کی اس خبر سے ملک میں ایک تشویش پیدا ہو گئی مگر حکومت نے ایک اعلامیہ کے ذریعہ اس تشویش کو رفع کر دیا اور یہ اطمینان دلایا کہ "حکومت سرکار عالی اس مسئلہ سے بے خبر نہیں ہے اور اس نے نواب علی نواز جنگ بہادر سے یہ خواہش کی ہے کہ مدراس کے جو نمائندے عنقریب غیر رسمی گفتگو کے لئے حیدرآباد آ رہے ہیں اُن سے تبادلۂ خیالات کریں۔" اس غیر رسمی گفتگو پر نظر رکھنے کے لئے باب حکومت کی ایک ذیلی کمیٹی کا قیام عمل میں آیا ہے۔

"صبح دکن" مورخہ ۲۰ مرداد کے صفحۂ اول پر حضرت بندگان اقدس نے بمراحم خسروانہ نواب علی نواز جنگ بہادر کی وفادارانہ خدمات کی قدر فرمائی ہے۔ یہ امر موجب طمانیت ہے کہ حضرت بندگان اقدس نے نواب صاحب موصوف کا استعفا نامنظور فرمایا ہے۔ اور تنگبھدرا کی گتھی کو سلجھانے کے لئے نواب صاحب ہی کو انتخاب فرمایا گیا۔ ظاہر ہے کہ نواب علی نواز جنگ بہادر اور نمائندہ مدراس کے مابین جو گفتگو ہوگی وہ باب حکومت یا اس کی ذیلی مجلس کے توسط سے اور اس کی رائے کے ساتھ پیش گاہ خسروی میں بغرض منظوری پیش ہو گی۔ دستور و آئین کا یہی تقاضا ہے۔ جس میں موشگافیوں کی زیادہ گنجائش نہیں جیسا کہ بعض معاصرین نے اس کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ایک معاصر نے تحریر کیا ہے کہ "جہاں تک ہمیں نواب علی نواز جنگ بہادر کی طبیعت کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے فن کے متعلق اپنی ماہرانہ رائے میں کسی غیر فنی و غیر ماہرانہ رائے کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔" ایسا کہنا اس بات کے مترادف ہے کہ نواب علی نواز جنگ بہادر ہمارے ملک کے آئین و دستور سے واقف نہیں ہیں۔ ہماری رائے میں ایسے خیال کو نواب صاحب موصوف سے منسوب کرنا ان کے حق میں صریح ناانصافی ہے۔ مسئلہ تنگبھدرا کے کئی پہلو ہیں۔ زرعی، معاشی، مالیاتی وغیرہ۔ ان تمام امور کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ ان ساری ذمہ داریوں کو یہ کہہ کر کہ نواب صاحب غیر ماہرانہ رائے کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے خود نواب صاحب پر عائد کرنا قرین انصاف نہیں۔ نواب علی نواز جنگ کی ماہرانہ رائے جب باب حکومت کے تبصرہ کے ساتھ پیش گاہ اقدس میں گزرانی جائے گی تو حضرت اقدس و اعلیٰ کو مناسب حکم صادر فرمانے کے لئے پورا مواد حاصل رہے گا۔ ہمیں امید ہے کہ فرمان مبارک مطبوعہ "صبح دکن" کے بعد نواب علی نواز جنگ بہادر کے لئے غور و تامل کا کوئی محل باقی نہیں رہا۔ نواب صاحب کی شاہ پرستی اس خیال کو گوارا نہیں کر سکتی کہ فرمان کے بعد شرائط پیش کریں۔ اب زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ نواب علی نواز جنگ بہادر حکومت مدراس کے مقابلہ میں کس طرح حیدرآباد کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ اہل ملک اور حکومت دونوں کی تائید و ہمدردیاں لازماً نواب علی نواز جنگ بہادر کو حاصل رہیں گی۔ توقع ہے کہ یہ پرانا قضیہ نہایت خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔

ریاست آصفیہ میں غذائی موقف کی تعمیر کیونکر کی جائے

تقریر جناب صوبہ دار صاحب اورنگ آباد جو کاشتکاران اورنگ آباد کے جلسہ عام میں کی گئی

جنگ کے اثرات بتلاتے ہوئے صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نے بتلایا کہ اس جنگ سے مختلف ممالک کے عام معاشی حالات میں ایسا انقلاب ہوا ہے جس کو معمولی حالات میں غیر معمولی کوششوں کے بغیر حاصل ہونا ناممکن تھا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا کہ آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ہمارا ملک بھی زراعتی واقع ہوا ہے اور اضلاع کا نو دہیہ کی آبادی کے بڑا حصہ کا ذریعہ معاش صرف زراعت ہے۔ زراعت کی ترقیوں پر خصوصیت کے ساتھ محکمہ مال سررشتہ زراعت مفید مشاورتی اور تجربات اور تحقیقاتی کاموں میں مصروف ہے چنانچہ اس وقت سررشتہ زراعت نے آلو کی کاشت کو وسعت دینے کی اسکیم پر تقریباً تین لاکھ روپیہ کے صرف سے بہتر تخم بطور تقاوی تقسیم کئے ہیں۔ نظام آباد اور پربھنی کے مواضعات میں پانچ سو ایکڑ آراضی پر آلو کی کاشت کرکے زراعت پیشہ اصحاب کو بہرہ مند کیا ہے۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ کاشتکار آلو کی کاشت سے زیادہ دلچسپی لیں اور اتنی زیادہ مقدار میں اس کی کاشت کریں کہ اس سے مقامی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اسی طرح اضلاع ورنگل و کریم نگر میں چاول کی کاشت کو ترقی دینے کی اسکیم سررشتہ زراعت نے نافذ کی ہے۔ تیسری اسکیم کے ذریعہ سے ایسے مختلف طریقوں کا علم کیا جا رہا ہے جو خشک اراضی پر کاشتکاری کو ترقی دینے کے لئے فائدہ بخش ہوں۔ چنانچہ اس اسکیم کے تحت اضلاع رائچور، عثمان آباد اور اورنگ آباد میں کاشتکاروں کے کھیتوں میں مختلف تجربات کئے جا رہے ہیں۔ اس ملک کے زرعی اور معاشی مسائل کے مستقبل سے دلچسپی رکھنے والوں کو چاہئے کہ سررشتہ زراعت کی ان کوششوں میں ان کے ساتھ تعاون عمل کریں تاکہ ملک کی معاشی حالت بہبود سے مستحکم ہو۔

اب میں آپ سے خریف و ربیع سنہ ۱۳۵۱ف کے متعلق حکومت کے غذائی مسئلہ کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی اسکیم کے تحت حکومت راست کاشتکار سے وہاں کی پیداوار کا دسواں حصہ اور جوار و باجرہ کی پیداوار کا چھٹا حصہ خرید رہی ہے۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ کاشتکار کے پاس ذاتی ضروریات تخم اور تجارتی اغراض کے لئے اجناس کا کافی ذخیرہ باقی رہے۔ باوجود اس کے ہفتہ وار بازاروں اور منڈیوں میں غلہ کی تجارت میں جمود پیدا ہوا اور سرکاری عہدہ داران مال کو مستقر اضلاع و تعلقات کی غیر زرعی آبادی کو غلہ فراہم کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لینی پڑی۔

بازاروں سے غلہ کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے حکومت کو اس امر کی ضرورت ناگزیر طور پر واقع ہو گئی کہ وہ آئندہ فصل تک کے لئے غیر زرعی آبادی کی غذائی ضروریات کے ذخائر فراہم کرے۔ اس لئے لیوی کے احکام کے ذریعہ سے لیوی کے غلہ کی مقدار میں اضافہ کیا گیا اور لیوی کی قیمتوں میں بھی اس لئے اضافہ کیا گیا کہ کاشتکار اس سے مستفید ہوں۔ لیوی کی قیمتوں میں اضافہ کے ساتھ اغذیہ کی مرکزی مشاورتی کمیٹی کے ارکان کے مشورہ سے حکومت نے غلہ کی بازاری قیمتوں میں بھی اسی تناسب سے اضافہ کر دیا ہے اس لئے کہ یہاں کی قیمتیں ہمسایہ ممالک ہند کی قیمتوں سے بہت کم تھیں اور یہی غلہ کی برآمد اور ذخیرہ اندوزی کے لئے ایک زبردست محرک ثابت ہو رہی تھیں۔ اب ممالک محروسہ میں غلہ کی قیمتوں کا معیار ہندوستان کی قیمتوں کے معیار سے مناسبت رکھتا ہے۔ اس وقت بازاری قیمتوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے اس میں اور سابقہ قیمتوں میں یہ فرق ہے کہ چند ماہ قبل جبکہ جوار مارکٹ میں ۱۲۲ اور ۱۲۹ روپیہ پلہ فروخت ہو رہی تھی اس وقت غلہ کے بیوپاری جوار کے کاشتکاروں کو دس بارہ روپیہ پلہ سے زیادہ قیمت نہیں ادا کرتے تھے اور اس وقت چونکہ کاشتکار سے غلہ براہ راست خریدا جا رہا ہے اس لئے لیوی کی پوری قیمت اس کو مل رہی ہے۔ اس طرح کاشتکار حکومت سے راست معاملت کرنے میں بالکل محفوظ ہے اور اپنی پیداوار کے معاوضہ میں نقد قیمت دیہاتی اشخاص کو منافع دے رہا ہے۔

اجناس خوردنی کی قیمتوں پر نگرانی کی پالیسی کے خلاف یہ حجت پیش کی جاتی ہے کہ دوسری تجارتی اشیاء کی بڑھی ہوئی قیمتوں کی موجودگی میں صرف غلہ کی قیمت پر نگرانی مفید نہیں ہے لیکن اعتراض کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب کبھی دیہاتی جنس پر نگرانی قائم کی جاتی ہے تو اس سے دوسری اشیاء کی قیمتوں پر متوازی اثر پڑتا ہے اور آپ لوگ بھی اس طرح واقف ہیں کہ حکومت حیدرآباد نے صرف خوردنی اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی قائم نہیں کی ہے بلکہ روزمرہ کی تمام ضروریات زندگی کی حتیٰ کہ جو زراعت کے لئے ضروری ہے لوہا پر بھی نگرانی قائم کرکے معتدل قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ غذا کا مسئلہ وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے ہم کو یہ بھی فراموش نہ کرنا چاہئے کہ یہ ایک کل ہند مسئلہ ہے اور اسی اساس پر اس کا صحیح حل نکل سکتا ہے۔ حکومت سرکار عالی اپنی تمام ضروریات زندگی کے لئے خود مکتفی نہیں ہے اور وہ اپنی ضروریات کا بڑا حصہ بیرون ممالک محروسہ سے درآمد کرنے پر مجبور ہے۔ اس لئے ہم کو اپنی خاص معاشی مجبوریوں کی وجہ سے کل ہند پالیسی میں شریک ہونے کے سوائے کوئی چارہ نہیں ہے۔ میں آپ پر واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت حیدرآباد نئی دہلی کی پالیسی کی اندھا دھند تقلید نہیں کر رہی ہے بلکہ یہاں کے خصوصی حالات کو مدنظر رکھ کر اس میں حسب ضرورت تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ آپ حضرات سے میری خواہش ہے کہ مسئلہ اغذیہ کو تمام جماعتی اور فرقہ وارانہ مسائل سے بلند تر سمجھیں اس لئے کہ وہ ایک خاص معاشی مسئلہ ہے اور اس کو اسی زاویہ نظر سے دیکھنا چاہئے۔ حکومت اجناس خوردنی کی مقدار کو بڑھانے کی خاطر ہندوستان کے دوسرے حصوں سے چاول، گیہوں، جوار، شکر اور تیل کی اس کمی کو جس حد تک دور کرنا ممکن تھا حاصل کرکے برابر درآمد کر رہی ہے۔ اور چند سال سے ملک کے کاشتکار کو زیادہ غلہ اگانے کی مہم آغاز کرکے لاکھوں روپیہ کے مراعات دے رہی ہے۔ باوجود اس کے ممالک محروسہ کے زراعت شماری کے جو اعداد حال میں مرتب کئے گئے ہیں ان سے یہ واضح حقیقت ہوتی ہے کہ سنہ ۱۳۵۱ف کے خریف و ربیع کے رقبہ کاشت میں غذائی اجناس کے مقابلہ میں کپاس اور مونگ پھلی کی کاشت کا رقبہ بہت زیادہ رہا ہے اور جوار و گیہوں کا رقبہ بمقابلہ سال سابق بہت کم رہا ہے۔ اگرچہ ابھی تک زراعت شماری کے اعداد میں کچھ بھول چوک ہوئی ہو لیکن اوسط پچھلے اعداد سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ اجناس خوردنی کا رقبہ دیگر اجناس کے مقابلہ میں کم ہو رہا ہے۔ اگرچہ اضلاع ممالک محروسہ میں اب بھی راشن بندی رائج نہیں ہوئی ہے لیکن اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کے مدنظر حکومت کے عہدہ داروں نے تقریباً ساری غیر زرعی آبادی کو غلہ فراہم کرکے تقسیم کرنے کی پریشان کن ذمہ داری اپنے سر لی ہے اور آئندہ بھی نہ معلوم کب تک ان ذمہ داریوں کا بار حکومت کو اٹھانا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے اس امر پر متفق ہوں گے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہماری موجودہ اغذیہ کے مسائل کا حل دریافت کرتے وقت نفع اندوزی کے خیالات کو ہم پس پشت ڈال دیں بلکہ وقت کی ضرورت ہے کہ اس پر پوری سنجیدگی کے ساتھ ہم آپ متفقہ طور پر غور کریں۔ سنہ ۱۳۵۲ف میں خریف کی کاشت کا رقبہ چند ہفتوں میں شروع ہو جائے گا۔ ملک میں زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کئی سال سے جاری ہے لیکن جو لوگ [illegible] کاشت زمین کے متعلق برآمد ہوتے ہیں اُس کا اظہار میں کر چکا ہوں اس لئے آپ مجھ سے متفق ہوں گے۔ اگر میں یہ کہوں کہ صرف کہنے سننے سے اب یہ مہم کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی ہے۔ قانونی ذریعہ ہر کاشتکار کو اب پابند کرنے کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے کہ وہ اپنے مقبوضہ اراضیات کے کس قدر حصہ پر اجناس خوردنی لازماً کاشت کرے۔ اور کس قدر رقبہ پر کپاس اور مونگ پھلی اگائے۔ حکومت ہند نے گورنمنٹ مدراس کو ممالک میں غذائی اجناس کی کاشت کو لازم کرنے کے لئے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے ہر کاشتکار پر اپنے رقبہ کے (۳/۲) حصہ پر اجناس خوردنی کی کاشت لازم کر دی گئی ہے اس کے علاوہ رقبہ اجناس خوردنی کی اقل ترین مقدار (۲/۳) کی بھی گئی ہے۔ اجناس خوردنی میں چاول، گیہوں، جوار، باجرہ، راگی، مکی کو

(بقیہ صفحہ ۹)

کانگرسی اخبارات کی ناعاقبت اندیشی

از

پی، سی، جوشی

"گاندھی جی نے وہ خط شائع کر دیا ہے جو انھوں نے مسٹر جناح کو جیل سے لکھا تھا مگر گاندھی جی کے مخصوص انداز میں لکھا ہوا یہ چھوٹا سا خط صاف بتاتا ہے کہ گاندھی جی سمجھوتے کے لئے کس قدر بیتاب ہیں۔

"کیوں نہ آپ اور میں دونوں فرقہ وارانہ سمجھوتے کے مسئلے تک ان آدمیوں کی طرح رسائی حاصل کریں جو اس مسئلہ کا مشترکہ حل تلاش کرنے پر تلے ہوئے ہوں۔ اور ہم دونوں اس عزم کے ساتھ مصروف عمل ہو جائیں کہ ہمارا حل ان تمام حضرات کے لئے قابل قبول ہو جو اس سے متعلق ہیں یا جنہیں اس سے دلچسپی ہے۔"

یہ امر باعث تسکین ہے کہ مسٹر جناح نے پریس کو دیا گیا خط دے کر سب کو یہ بتا دیا کہ ان میں حق خود اختیاری کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ انھوں نے ایک بہت ہی مختصر بیان دیا کہ "میں ابھی کچھ نہیں کہنا چاہتا" ظاہر ہے کہ وہ اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ گاندھی جی صحت یاب ہو کر دوسرا قدم کب اٹھاتے ہیں۔

مسلم لیگ کے انگریزی اخبار "ڈان" نے خط پر اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ "مختصر یہ ہے کہ گاندھی جی کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کا مطالبہ پورا کرنے سے گریز نہ کریں۔"

چودھری خلیق الزماں کی مسٹر جناح کے نزدیک وہی اہمیت ہے جو مولانا آزاد کی گاندھی جی کے نزدیک۔ چودھری صاحب پہلے کانگرسی تھے اور اب مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ انھوں نے بمبئی ضلع مسلم لیگ کی صدارت کرتے ہوئے ۲۰ مئی کو فرمایا کہ "اگر ہم اس وقت اپنے اختلافات دور کرنے میں ناکام رہے اور برابر لڑتے رہے تو دنیا ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ گاندھی جی کے خط کو تجربہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اب دونوں یعنی گاندھی جی اور مکتوب الیہ (مسٹر جناح) بغیر کسی رکاوٹ کے مل سکتے ہیں اور ہندو مسلم مسئلے کو طے کر سکتے ہیں...."

ظاہر ہے کہ لیگی لیڈر سمجھوتے کے خواہش مند ہیں۔ اور گاندھی جی کے صحت یاب ہونے کا انتظار کر رہے ہیں باہمی سمجھوتہ کی اتنی شدید خواہش اور اتنے اچھے امکانات پہلے نہیں تھے۔

کانگرسیوں کی خاموشی

لیگیوں کی ذہنی حالت کا اندازہ کرنے کے بعد لامحالہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کانگرسیوں کی واقعی کیفیت کیا ہے۔ کانگرسی چپ سادھے بیٹھے ہیں اور گاندھی جی کے بولنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن کانگرسی اخبارات کا رویہ بڑا خوفناک رہا ہے۔ وہ اب بھی دیوالی سے آس لگائے بیٹھے ہیں اور مسٹر جناح کے نام پر منہ بناتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں خود دار محبان وطن کا سا وقار نہیں ہے۔ وہ ملک کو بحران سے نکالنے کا کوئی راستہ تجویز نہیں کرتے بلکہ چھوٹے دل کے آدمیوں کی طرح اپنے بھائیوں کو نظر انداز کر کے یہ امید کرتے ہیں کہ ان کے اپنے حکمرانوں کے دل میں نیکی پیدا ہو جائے گی اور ان کی مصیبتیں کٹ جائیں گی۔

"امرت بازار پتریکا" اپنی ۵ مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ "ہمارے خیال میں جناح کے پیچھے دوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ سیاسی کشاکش کو دور کرنے کے لئے لارڈ ویول نے پہلا قدم کیا ہے اور گاندھی جی کو رہا کر دیا ہے۔ اور قدم بھی ضرور وہ اٹھائیں گے۔ انھیں چاہئے کہ گاندھی جی سے ملیں اور صورت کو اس کا موقع دیں کہ وہ آزادانہ طور سے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے تبادلۂ خیالات کر سکیں۔"

کلکتے کا دوسرا روزانہ اخبار "ہندوستان اسٹینڈرڈ" گاندھی جی کے خط کے متعلق اس طرح تبصرہ کرتا ہے کہ "مسلم سیاست کی تیز تبدیلی۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا مسٹر جناح اور ہندوستان کے مسلمانوں کی حب الوطنی اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔"

ملک کی دوسری سب سے بڑی سیاسی جماعت کے لیڈر اور دس کروڑ مسلمانوں کی حب الوطنی پر شبہ کرنا حماقت اور پاگل پن ہے۔

"ہندوستان ٹائمز" دہلی نے بھی یہی خواہش ظاہر کی ہے کہ تعطل ختم کرنے کے لئے برطانوی حکومت اقدام کرے اور اور موجودہ نادرشاہی حکومت ختم کر کے عوامی حکومت قائم کرنے کے لئے پیش قدمی کرے۔ کیا اس خام خیال کا کوئی مطلب ہے۔ اگر سامراجی حاکم ہی رہبری کر سکتے تو پھر محبان وطن کی کیا ضرورت ہے پچھلے پچیس برس سے ہماری قومی تحریک کا یہ نعرہ ہے کہ صرف محبان وطن ہی ملک کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ سامراجی حاکم تو ملک کو صرف غلام بنا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان ٹائمز جو دیو داس گاندھی کی ادارت میں نکلتا ہے ملکی آزادی کا خواہش مند ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ آزادی کیسے حاصل کی جائے گی اور اس نے سامراجی حکمرانوں سے آس لگا رکھی ہے۔

ایمری کی صاف گوئی

بمبئی کرانیکل کا انداز قدرے بہتر ہے۔ وہ اس کا متمنی ہے کہ کانگرس اور لیگ مل جائیں لیکن اس کی بھی خواہش یہ ہے کہ پہل قدمی برطانوی حکومت کرے۔ "مسلم لیگ کو سا... ہے کہ مسلمانوں کا حق خود اختیاری تسلیم کیا جائے۔ یہ خود ممکن ہے کہ جلد سے جلد سمجھوتہ کرنے کے لئے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح ملاقات کریں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ برطانوی حکومت کی طرف سے کوئی واضح پیشکش نہیں ہے جو سمجھوتہ کی بنیاد بن سکے۔" (۱۰ مئی)

ہندو کا نامہ نگار نئی دہلی سے ۱۰ مئی کو لکھتا ہے کہ:

"یہ صحیح نہیں ہے کہ حکومت نے گاندھی جی کو کسی خاص پالیسی کے تحت رہا کیا ہے اور وہ سیاسی تعطل کو ختم کرنے کے لئے قدم اٹھائے گی۔ اسی طرح ایمری نے ہاؤس آف کامنس میں بیان دے کر ان خوش فہمیوں کو ختم کر دیا جن پر کانگرسی اخبارات مبتلا تھے اور جس کی وجہ سے وہ مسٹر جناح کی طرف سے منہ پھیر کر وائسرائے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ایک سوال کے جواب میں ایمری نے کہا کہ گاندھی جی کو دوبارہ جیل بھیجنے کے مسئلے پر ان کے صحت یاب ہونے کے بعد غور کیا جائے گا۔ مسٹر ایمری نے دوسرے ممبران پارلیمنٹ کے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا کہ (۱) گاندھی جی بالکل طبی وجوہات سے رہا کئے گئے ہیں (۲) جب تک کانگرس لیڈر اگست کی تجویز پر اڑے رہیں گے اس وقت تک ان کی رہائی پر کیسے غور کیا جا سکتا ہے (۳) اور مختلف جماعتوں کی ذہنی کیفیت سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔"

لیکن یہ بات اہم نہیں ہے کہ گاندھی جی کیسے رہا ہوئے۔ سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ جب تک وہ جیل میں تھے ہل کرنے کی طاقت برطانوی حکومت کے ہاتھ میں تھی لیکن اب وہ طاقت گاندھی جی کے ہاتھ میں ہے جو کچھ بھی ہے وہ ملک کے سب سے بڑے لیڈر ہیں اور اس وقت اپنے ہم وطنوں کے بیچ میں ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ گاندھی جی کو جو ہل کرنے کی طاقت مل گئی ہے وہ اس کا استعمال کس طرح کریں گے۔ اگر وہ دوسرے کانگرسی لیڈروں کی رہائی کے لئے ویول کے پاس جائیں گے تو انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ حق خود اختیاری کا تحفہ لے کر مسٹر جناح کے پاس جائیں گے تو ان کا خیر مقدم ہوگا اور وہ ایک ایسا زبردست متحدہ محاذ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے جس سے کانگرسی رہنما بھی رہا ہو جائیں اور قومی حکومت بھی قائم ہو جائے گی اور ملک کی حفاظت اور غذا کا انتظام ہو سکے گا۔ خود داری اور ہندوستانی اخوت کا تقاضا یہی ہے کہ گاندھی جی سیدھے مسٹر جناح کے پاس جائیں۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید

ہمارے ایک دوست نے ہم سے حال ہی میں ملک کی صحافتی ترقی پر ایک مضمون لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ ابھی ہم اس مضمون کا ابتدائی خاکہ ہی مرتب کر سکے تھے کہ "رہبر" کی اشاعت مورخہ یکم امرداد نے ہمارے سامنے صحافت کی انتہائی ترقی کے حسب ذیل سبق آموز اور عبرت انگیز نمونے پیش کر دئے۔ انہیں ہم معاصر موصوف کا شکریہ ادا کئے بغیر درج ذیل کرتے ہیں۔ مخفی مبادا اس شدید قسم کی "سنجیدہ نگاری" کا ہدف بھی ایک اخبار ہی ہے۔

اب نمونہ کلام ملاحظہ ہو:۔

بے ہودہ نگاری اور ژاژ خائیوں کی سنگباری ـــــ شر انگیز تحریر

ـــــ دروغ نسل ـــــ شرارت

نفس کم گشتہ بدن ـــــ

شیشہ کے گھر والے کا سنگ انداز ی ـــــ اس کا جاہل وغیرہ

صحافت کی اس سے زیادہ ترقی کیا ہوگی کہ ایک اخبار نویس دوسرے اخبار نویس کو نہایت اطمینان سے بے ہودہ نگار، شر انگیز، کج نظر اور جاہل لکھ دیتا ہے۔ ہمارے زمانے میں یہ صحافت کی ترقی بھی ہے اور آزادی بھی۔ ہمارے دوست معاصر کو ناراض نہ ہونا چاہئے۔ یہ ہم نے ایک مضمون کا جواب لکھا ہے جس کے متعلق حافظ مرحوم بہت دن پہلے اظہار خیال فرما چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنو۔

اگر فارسی شعر سے تسلی نہ ہو تو اردو کے اس شعر پر توجہ کی جائے ؎

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو
جو غلط گرم مضامین لکھا کرتے ہیں

معاصر رہبر کو مشورہ ہو کہ ژاژ خائیوں کی سنگباری کے اس زمانہ میں جبکہ شرافت ہی عنقا ہے اور ژولیدہ مضامین کی ثنا خوانی ہو رہی ہے ہم ملک کی صحافتی ترقی پر مضمون لکھنے سے قاصر ہیں۔ "صبح دکن"

"ترجمان ملت" نے اپنے یکم امرداد کے اداریہ میں "قائد ملت" کو "دیوانہ ملت" سے تعبیر کیا ہے۔

ایک پرانا مقولہ ہے دیوانہ بکار خویش ہوشیار

اسی اداریہ میں "ترجمان ملت" نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ جب شاہی اقتدار کو عوام پر منتقل کیا جا رہا تھا "قائد ملت" اس کی مخالفت اپنی خاندانی جبلت میں لئے ہوئے کر رہے تھے۔

ہمیں یہ تو خبر نہیں کہ شاہی اقتدار عوام پر کب منتقل کیا جا رہا تھا البتہ ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ چند ہفتے قبل "قائد ملت" نے ایک تقریر میں فرمایا تھا:۔

"بحیثیت ایک مسلمان میری فطرت جمہوری واقع ہوئی ہے۔ جس دن مجھے یقین ہو جائے گا کہ ہندو اکثریت کے باوجود حیدرآباد میں ان کا تاریخی، ثقافتی اور روایاتی مقام محفوظ ہے اس دن میں پہلا شخص ہوں گا جو ہندوؤں کے مطالبہ کی بنا پر نہیں بلکہ اپنے جبلی میلان کی بنا پر ذمہ دارانہ حکومت کا مطالبہ کروں گا۔"

تو گویا "جبلی میلان کی بنا پر ذمہ دارانہ حکومت کا مطالبہ کرنا" جبلت میں لئے ہوئے شاہی اقتدار کو عوام پر منتقل ہونے سے روکنا ہے ـــــ مدعی سست گواہ چست۔

سیاسی کلمہ کی توجیہ کرتے ہوئے "ترجمان ملت" لکھتا ہے:۔

"اب رہ جاتا ہے وہ سیاسی کلمہ جس کو قائد ملت نے مسلمانوں کے آگے پیش کیا اور جس کو وہ (حکمت) جدید کہتا ہے غالباً اس نے اس کی تعزیرات ضابطہ فوجداری یا دیوانی میں ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے یا پھر شیکسپیر کے ڈراموں میں۔"

ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ سے "ترجمان ملت" کی تقلید میں سیاسی مسائل کا حل "فسانۂ عجائب" اور "طلسم ہوش ربا" میں تلاش کریں گے۔

ایک معاصر نگار لکھتے ہیں:۔

"ہفتہ گزشتہ کے "حکمت" میں آپ نے جو اداریہ لکھا ہے اس کا ہیجان مولوی بہادر خاں صاحب کی سیاست نہیں ایک ایسے دوراہے پر کھڑا کر دے گی جس کا ایک راستہ تنگ کوٹھی مبارک کی طرف جاتا ہے اور دوسرا بیگم بازار کی طرف"۔ کس قدر عجیب ہے، آپ کو بیگم بازار کے بجائے "مہدوی منزل" لکھنا چاہئے تھا۔ "بہشتی منزل" کو بیت الامامت کہا جائے یا خلافت منزل لیکن فی الحقیقت ہے وہ "مہدوی منزل"۔

ہمیں اپنی غلطی کا اعتراف ہے کہ اب تک اصل حقیقت سے ناواقف تھے۔

"ترجمان ملت" نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ "قائد ملت" کے سیاسی تصورات فقہ حنفی سے ماخوذ ہیں۔

"انا الملک" کے نعرے لگانا یا "میرا پرچم" کہنا عین فقہ حنفی کے مطابق ہے مگر لوگ اس قدر بد ذوق واقع ہوئے ہیں کہ اتنی سی معمولی بات سمجھ نہیں سکتے۔ ضرورت ہے کہ درس قرآن اور درس اقبال کے ساتھ ساتھ "مہدوی منزل" میں فقہ حنفی کے بھی درس شروع کر دئے جائیں۔

"تنگبھدرا پراجیکٹ کے سلسلہ میں معاصر "پیام" نے دو معاصرین "ہمارے" اور معاصر "میزان" کے مقالوں کا ایک ساتھ جواب لکھنے کی زحمت گوارا کی ہے۔ ان میں بہت سی باتیں قابل جواب دکھائی دے رہی ہیں۔"

(ترجمان ملت)

ہم بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ دو معاصرین کے مقالوں کا ایک ساتھ جواب لکھنے کی زحمت گوارا کرنا فقہ حنفی کے بالکل خلاف ہے۔

"حکمت" کے اداریوں کا جواب ہر عقلمند کے نزدیک خاموشی کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ (قائد ملت)

تو گویا "ترجمان ملت" کی بیوقوفی پر پیش نگاہ قیادت سے مہر تصدیق لگا دی گئی ـــــ بیچارہ "ترجمان ملت"

معاصر "مشیر دکن" کے نامہ نگار خصوصی نے آندھرا کانفرنس کے اجلاس کی روداد میں بیان کیا ہے کہ:۔

"شام کو صدر منتخب کامریڈ آر نارائن ریڈی کا جلوس نکالا گیا۔ صدر کانفرنس ایک خوبصورت اور دلکش رتھ پر سوار تھے جسے (۲۲) بیل نما قسم کے بیل کھینچ رہے تھے۔ بینڈ موسیقی برسا رہا تھا۔"

انقلاب زندہ باد

اسلام نے عورت کو وہ سارے حقوق دئے تھے جو فطرتاً اس کو ملنے تھے۔ (ترجمان ملت)

اسلام نے جو حقوق دئے تھے وہ "ترجمان ملت" نے چھین لئے۔

دوسرا محاذ کھل گیا

فرانس پر اتحادی لشکر کشی

لندن ۶ جون - جرمن نشر گاہ سے سمندر پار کی جرمن خبر رساں ایجنسی کی ایک خبر بار بار نشر کر رہی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مغربی یورپ پر انگلستان اور امریکہ کی لشکر کشی آج صبح سویرے شروع ہوگئی۔

اس خبر میں کہا گیا ہے کہ دریائے سین کے دہانے اور نارمنڈی کے مشرقی ساحل کے درمیان بہت سی لشکر کشی والی کشتیاں اور بڑے بڑے جہاز دیکھے گئے۔ اس کے ساتھ ہی جزیرہ نما نارمنڈی کے شمالی حصے میں بہت سے طیاروں سے چھتری بردار اتارے گئے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان چھتری بردوں کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہوائی میدان فتح کریں تاکہ مزید چھتری بردار دستے اتارے جاسکیں۔"

لاور کے بندرگاہ پر بمباری کی جارہی ہے ساحل کے قریب جرمن بحری دستے اتحادی لشکر کشی کے جہازوں اور کشتیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

دریائے سین کی کھاڑی پر طیاروں کے ذریعہ سپاہ اتارنے کے ساتھ ہی اتحادی بمباروں کے بڑے بڑے دستوں نے ہاس ڈی کیلے اور ڈنکرک کے علاقوں پر تاخت کی۔

دشمن کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جنرل آئزن ہوور کی کمان کے ایک ترجمان نے ایک بیان نشر کیا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ اس نے اس بات کی فوری آگاہی دی کہ اب اتحادی ہوائی مہم کے ایک نئے دور کی توقع کرنا چاہئے اور اس کے لئے تیاریاں کرنا چاہئے۔

فرانسیسی ساحل کے بائیس میل کے اندر کے رقبہ میں رہنے والوں کو خاص طور پر آگاہی دی گئی۔ ان سے کہا گیا کہ برطانی اور امریکی ہوائی دستے فرانس میں اترچکے ہیں اور فرانسیسیوں کو اور زیادہ بڑے بڑے ہوائی حملوں کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

مسٹر چرچل کا بیان

مسٹر چرچل نے دارالعوام میں تازہ ترین خبریں سناتے ہوئے کہا کہ چار ہزار جہازوں اور کئی ہزار چھوٹے جہازوں اور کشتیوں کے ایک زبردست بیڑے نے رود بار انگلستان پار کرلی ہے۔ لشکر کشی کرنے والی اس سپاہ کی کمک پر وسعت جنگ کے گیارہ ہزار طیارے موجود ہیں جن کو حسب ضرورت جنگ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دشمن کی صفوں کے عقب میں طیاروں کے ذریعہ فوجیں بڑے پیمانہ پر کامیابی کے ساتھ اتار دی گئیں اور ساحل پر بھی کئی جگہ لشکر کشی ہورہی ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ ساحلی توپوں کی آتشباری بڑی حد تک ختم کی جاچکی ہے اور سمندر کی رکاوٹیں اتنی دشوار نہیں ثابت ہوئیں جتنی کہ خیال کی جاتی تھیں۔ اس بات کی توقعات ابھی سے پیدا ہوگئی ہیں کہ دشمن کو ترکیبی اعتبار سے بالکل اچانک جالیا گیا ہے اور امید ہے کہ معرکہ آرائی کے دوران میں ہم دشمن کو ایسے متعدد اچانک واقعات سے دوچار کریں گے۔"

مسٹر چرچل وزیر اعظم نے کہا: "یہ جنگ جواب شروع ہورہی ہے کئی ہفتوں تک وسعت اور شدت میں برابر بڑھتی جائے گی اور میں اس وقت اس کی رفتار کے متعلق کوئی قیاس آرائی نہیں کروں گا۔"

مسٹر چرچل نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ وہ لشکر کشی کی سپاہ کو چند ہی دن پہلے معائنہ کرچکے تھے۔ اتحادی افواج کی تمام صفوں میں مکمل اتحاد پایا جاتا ہے۔ ہم میں اور ہمارے امریکی ساتھیوں کے درمیان شریک جنگ بھائیوں کا تعلق قائم ہے۔ کماندار اعلی جنرل آئزن ہوور اور ان کے نائبین اور مہماتی سپاہ کے کماندار جنرل منٹگمری پر پورا پورا اعتماد کیا جارہا ہے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ ابھی تک کماندار نے یہی اطلاع دی ہے کہ ہر چیز منصوبہ کے مطابق چل رہی ہے۔ "اور منصوبہ بھی کیا! یہ عظیم کارروائی بلاشبہ پیچیدہ ترین اور دشوار ترین کارروائی ہے۔"

اتحادی اعلی کمان کے صدر دفتر سے آج صبح اعلان کیا گیا کہ لشکر کشی کرنے والی سپاہ میں برطانی، کناڈائی اور امریکی دستے شامل ہیں اور اس سپاہ کی کمان جنرل منٹگمری کر رہے ہیں۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ میں نے جب پچھلے چند دنوں میں ان فوجوں کو روانہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو ان کا ضبط و نظم بہت اعلی ہمت بہت بلند تھی۔ ساز و سامان، سائنس اور مشینری سے جو کچھ ہوسکتا تھا اس سے کوئی ایک بات بھی نظرانداز نہیں کی گئی ہے۔ اور اس زبردست نئے محاذ کو کھولنے کی پوری کارروائی کو کماندار اور امریکی و برطانی حکومتیں دونوں انتہائی تندہی سے آگے بڑھاتے رہیں گے۔

ایک فوجی مشاہد نے ایک ابتدائی گھاٹ کے قائم کئے جانے کا منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سب سے پہلے مسلح بٹالین اپنے بجروں میں سوار ہوکر ساحل کی طرف چھپے گھاٹ کی سمت لپکے۔ سفر کے آخر چند پہلوں میں وہ روشنی کا انتظار کرا رہے تاکہ بحری بیڑہ کی تمام اقسام کی توپیں ان کو اپنے سایہ میں لے لیں۔ آخر بڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اور ایسا معلوم ہوا جیسے زمین دوزخ بن گئی ہے۔ دائیں بائیں اور وسط سے توپیں چل رہی تھیں اور سمندر میں ایک موزوں مقام سے یہ تمام نظارہ ساحل کے نشانوں پر ...... شعلے بھڑکتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہمارے پیدل دستے آہستہ آہستہ لیکن مکمل قدرت سے آگے بڑھتے جارہے ہیں تاکہ جو کچھ کام باقی رہ گیا ہے اسے اپنی سنگینوں سے پورا کردیں۔

یہ منظر بہت ہی عظیم الشان تھا۔ تھوڑی دیر میں ہمارا ابتدائی ساحلی مورچہ قائم ہوگیا۔ اس مشاہد کے ساحل پر پہنچنے تک گھاٹ کے منتظمین کا کام چالو ہوگیا تھا اور جیسے جیسے گاڑیاں، توپیں، پیادے اور ساز و سامان لڑھکتا ہوا پہنچتا جاتا ویسے ہی ویسے اسے الگ الگ چھانٹ کر اتنی ہی تیزی سے روانہ کردیا جاتا۔ اس جگہ کی لشکر کشی کے ساتھ ہی مشاہد نے دیکھا کہ قریب کے گھاٹوں پر دوسری ڈویژنیں بھی بول بول کر اتر رہی ہیں اور اپنے ساتھ مزید کمک لارہی ہیں۔

اردو کانگریس کے انتظامات

حیدرآباد ۷ مئی۔ اردو کانگریس کے انتظامات بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ انتظامی کمیٹی کے صدر نواب زین یار جنگ بہادر ہیں۔ انہوں نے مہمانوں کے قیام و طعام کے متعلق اپنا دستور العمل مرتب کرلیا ہے اور حیدرآباد کے ثقافتی اور شہری ترقیوں کے مطالعہ کا موقع دینے کے لئے ان نے باہر سے آنے والے شرکائے کانگریس کے لئے ایک تفصیلی پروگرام بنایا ہے جس کے مطابق حیدرآباد کی عمومی ترقیات کے مختلف شعبے مہمانوں کو دکھلائے جائیں گے۔ (اسوسی ایٹڈ پریس)

حیدرآباد میں صحت عامہ کے کام

طبی سہولتوں کی توسیع کے لئے مزید پندرہ لاکھ روپے کا عطیہ

عوام کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ریاست کے افادی نظریے کا اصل "زیادہ سے زیادہ لوگوں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ" ہے۔ اسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محکمۂ صحت عامہ سرکار عالی نے اپنا مقصود "زیادہ سے زیادہ لوگوں کی بہترین صحت" بنالیا ہے اور وہ اسی مقصد کے لئے کام کررہا ہے۔

لوگوں کی صحت جتنی اچھی ہوگی اتنا ہی زیادہ وہ کما سکیں گے اور اس طرح قوم کی مجموعی دولت میں اضافہ ہوگا۔ یہ معاشیات کی ایک ایسی سادہ مسلمہ حقیقت ہے جس کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر حکومت سرکار عالی کا محکمۂ صحت عامہ اپنی زیادہ سے زیادہ توجہ ایسی اسکیموں کے بنانے اور انہیں روبہ عمل لانے میں صرف کررہا ہے جن کا مقصد ممالک محروسہ سرکار عالی کے لوگوں کی عام صحت کو بہتر بنانا ہے۔ یہاں یہ بتایا جاسکتا ہے کہ موجودہ سال کے موازنہ میں طبی سہولتوں کی توسیع کے لئے مزید پندرہ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ صحت عامہ کی مختلف اسکیموں سے دیہی آبادی کو فائدہ پہنچانے کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ دیہی آبادی ہی ملک کی قوت کا سرمایہ ہے۔

امدادی طبی کارکنوں کی تربیت کا مرکزی اسکول

یہ ممالک محروسہ کے لئے ایک بالکل نئی اسکیم ہے۔ امدادی طبی کام کرنے والوں کو کسی مرکزی جگہ تربیت دینے کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے بلکہ ان کی تربیت فرداً فرداً مختلف اداروں میں کی جارہی ہے جس پر تقریباً (۴۱) اکتالیس ہزار روپے سالانہ خرچ ہورہے ہیں۔ امدادی طبی کارکنوں کے لئے مجوزہ مرکزی تربیتی اسکول ایک ایسی ہی اسکیم ہے جس میں امدادی طبی کارکنوں اور نرسنگ سروس میں بھرتی ہونے والی نرسوں کو تربیت دی جاسکے گی۔ اس اسکیم کے تحت ہر سال (۱۵۲) ایک سو باون افراد کو تربیت دینے کے انتظامات کی تجویز ہے۔ اس کے مقابلہ میں فی الحال مختلف اداروں میں (۱۱۲) ایک سو بارہ افراد کو تربیت دی جارہی ہے۔

صحت عامہ کے ناظروں کی تربیت کے لئے بھی فی الحال کوئی انتظام نہیں ہے۔ انہیں ضروری تربیت کے لئے دہلی بھیجنا ہوتا ہے اور ہر شخص کے لئے حکومت کو آٹھ سو روپیہ کے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ مذکورہ بالا مجوزہ اسکیم میں ہر سال صحت عامہ کے دس ناظروں، تیس مرد اور ساٹھ خاتون تیمارداروں کی تربیت کے انتظامات شامل ہیں۔ ان کے سوا چند دوسرے امدادی کارکنوں کو بھی تربیت دی جاسکے گی۔ اس اسکیم پر ابتداءً میں غیر متوالی خرچ چھیاسٹھ ہزار روپے اور متوالی خرچ سالانہ ستہتر ہزار چار سو روپے ہوگا۔

صوبہ واری ہسپتال

کچھ عرصہ سے یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ بلدہ حیدرآباد کے دو ہسپتال یعنی شفاخانہ عثمانیہ اور زنانہ دواخانہ اپنے ان توسیع یافتہ انتظامات کے باوجود کہ ان دونوں جگہ ایک ہزار مریض رکھے جاسکتے ہیں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتے۔ لہٰذا شہر کے ان شفاخانوں میں مریضوں کی کثرت کو دور کرنے کے لئے اور مریضوں کے علاج اور امراض کے زیادہ تفصیلی مطالعہ کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے محکمۂ صحت عامہ سرکار عالی نے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کے تحت ورنگل اور اورنگ آباد کے ہسپتالوں کی توسیع کی جائے گی۔ اس توسیع کے بعد ان شفاخانوں میں موجودہ تعداد کی بہ نسبت دوگنے مریض رکھے جاسکیں گے اور امراض کے خصوصی علاج بھی کئے جاسکیں گے۔ اس طرح ایسے علاقہ جات تلنگانہ اور مرہٹواڑی کی ضروریات ایک حد تک مزید پوری ہوجائیں گی۔ مستقر صوبہ پر جو دواخانے ہیں ان میں سے ہر ایک کا موجودہ متوالی خرچ چھتیس ہزار روپے سالانہ ہے۔ مجوزہ توسیع اور امراض کے خصوصی شعبوں کے انتظامات کے بعد ہر دواخانہ کا متوالی خرچ بہتر ہزار روپے سالانہ تک پہنچ جائے گا۔ اس کے علاوہ نئی عمارتوں کی تعمیر اور ضروری سامان کی خریداری پر مزید پچاس ہزار روپے صرف کرنا ہوں گے۔

آنکھوں کے علاج اور امراض کے متعلق ہدایتوں کا دواخانہ

گو بلدہ حیدرآباد کے مختلف ہسپتالوں میں آنکھوں کے علاج کے خصوصی ماہر موجود ہیں۔ لیکن ایک ایسے دواخانے کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جارہی ہے جہاں امراض چشم کا زیادہ سائنٹفک طور پر علاج ہو اور اندھے پن کی روک تھام کی جاسکے۔ پچھلے چند سالوں سے امراض چشم کے علاج کے لئے سالانہ کیمپ قائم ہوتے ہیں۔ اب تجویز ہے کہ ایک الگ اور مستقل دواخانہ امراض چشم قائم کیا جائے۔ یہ دواخانہ ایک قسم کا سفری ہسپتال ہوگا۔ جو وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف اندرونی علاقوں میں جائے گا۔ یہ ادارہ آنکھوں کی بیماریوں اور اندھے پن کے وجوہ وغیرہ کے متعلق اعداد و شمار بھی فراہم کرے گا۔ اس دواخانے کے لئے ابتدائی غیر متوالی اخراجات دو ہزار آٹھ سو روپے اور سالانہ متوالی اخراجات تقریباً اکتیس ہزار تین سو روپے ہوں گے۔ اس مجوزہ سفری دواخانہ میں کام کرنے والا عملہ ایک سیول سرجن، ایک سب اسسٹنٹ سرجن اور دو تربیت یافتہ نرسوں پر مشتمل ہوگا۔

امراض خصوصی کے دواخانے

خصوصی یا تناسلی امراض پر قابو پانے اور ان کی روک تھام کرنے کے لئے محکمۂ صحت عامہ نے ان امراض کے علاج کی سہولتیں بہم پہنچانے اور سارے ممالک محروسہ میں ان کے خلاف پروپگنڈے کی ایک مہم شروع کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ابتداً تمام اضلاع کے دواخانوں میں ہفتہ میں ایک دن اس مقصد کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ تناسلی امراض کے علاج میں نئی دواؤں کا استعمال کیا جائے۔ اس کے علاوہ اس خیال سے کہ تناسلی امراض کا مقابلہ نہایت ضروری ہے اور اس کی طرف انجمن امداد طبی برائے خواتین و اطفال نے بار بار توجہ دلائی ہے عورتوں میں تناسلی امراض کے معالجہ کے لئے خصوصی دواخانے قائم کئے جارہے ہیں۔ یہ دواخانے بلدہ حیدرآباد وکٹوریہ زنانہ ہسپتال، شفاخانہ عثمانیہ اور سلطان بازار کے دواخانوں میں قائم کئے جائیں گے۔ وکٹوریہ زنانہ ہسپتال میں اس مقصد کے لئے جو دواخانہ ہے اس میں ایک سب اسسٹنٹ سرجن ہوگا اور سلطان بازار کے دواخانہ میں ایک مرد اور ایک عورت سب اسسٹنٹ سرجن ہوں گے۔ شفاخانہ عثمانیہ میں امراض خصوصی کا جو شعبہ ہے اس کی بھی توسیع ہوگی۔ اس اسکیم کا متوالی خرچ بیس ہزار روپے سالانہ ہوگا۔

چوربازار

حیدرآباد۔ ۳۰ مہر۔ راشن بندی کے نفاذ کے بعد جو ساہوکار طبقہ جن طریقوں سے چوربازار کو قائم رکھنے کی کوشش کررہا ہے ان کی چند دلچسپ مثالیں "دکن نیوز" کے علم میں آئی ہیں۔

ایک طریقہ یہ ہے کہ غریب اور مزدور پیشہ افراد کو کہا جاتا ہے کہ وہ راشن کی دکان سے عمدہ چاول خرید لائیں اور اس کو ساہوکار کے ہاتھ فائدے سے فروخت کرکے اپنے استعمال کے لئے موٹا چاول لے جائیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سرکاری گودام سے جو مال ملے اس کو اپنے خانگی گودام میں منتقل کرکے اپنا چاول اور گیہوں وغیرہ وہ مال راشن کی دکانوں پر فروخت کیا جاتا ہے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ غریبوں کی اکثریت شکر سے استفادہ نہیں کرتی ایسے اشخاص کے کارڈوں پر شکر کے خانے میں چلیپا لگا کر اس شکر کو چوربازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت سارے لوگوں کے پاس ایسے نام کے کارڈ بھی ہیں جو فی الواقعی موجود نہیں ہیں ان کے نام کا مال بھی ساہوکاروں کے ذریعہ چوربازار میں جاتا ہے۔

مگر راشن بندی کے افسر اور کارکن اب بھی آپ سے مطلع کا موقع دینا چاہتے ہیں۔ اگر یہ توقع پوری نہ ہو تو گرفتاریاں اور چالان کی نوبت آسکے گی [illegible]
[illegible]

[illegible] غذائی فصل کی تعمیر کیونکر کرنی چاہئے

(بقیہ سلسلہ صفحہ (۴))

... سالان، دال، گیہوں، جو، مونگ، ارد اور مکئی شامل ہے۔ اس قسم کے قوانین برطانیہ ہند کے دیگر صوبہ جات میں زیر نفاذ ہیں۔ اس نے حکومت سرکار عالی بھی قانون (تحفظ) آف حیدرآباد وسکنگ ... کے ذریعہ غیر غذائی فصلوں کی کاشت پا بندیاں عائد کر رہی ہے۔ جس سے ہر شخص باقی مقبوضہ اراضی کے ۱/۳ رقبہ پر غذائی اجناس کی لازمی کاشت کریگا اور بقیہ ۱/۳ پر غیر غذائی اجناس کی کاشت ہو سکے گی۔ یہ بھی ہونا چاہئے کہ کپاس و تمباکو کی کاشت میں رقبہ میں کی ہو جس کے ساتھ جوار کی ایک قطار کی بجائے کئی قطاریں کاشت کی جائیں۔ غذائی اجناس کی کاشت کے لئے بیج کھاد اور تخم کی فراہمی وتقسیم کا بشرط مطالبہ سررشتہ زراعت کے توسط سے زیادہ بڑے پیمانہ پر انتظام کیا جائیگا۔ غیر غذائی اجناس کی کاشت کے رقبہ میں تخفیف کی علاوہ حکومت کا یہ بھی ارادہ ہے کہ کپاس کی کاشت میں قیمہ پر جو اس وقت پا بندی ہے اس کے مساوی دو چند اور مونگ پھلی کے تیل پر بھی سیس چنگی میں عائد کرے۔ ایسا کرنے سے مقصد یہ ہے کہ کاشتکار غیر غذائی اجناس کے بجائے زیادہ سے زیادہ غذائی اجناس کی کاشت کی طرف راغب ہو۔ جس کی اس وقت ملک کو سب سے زیادہ ضرورت ہے کپاس اور مونگ پھلی کی قیمتوں میں کمی ہو جانے کے باعث ان کی کاشت نفع بخش بھی نہیں رہی ہے۔ اور ان کے حمل و نقل کے مشکلات اس کے علاوہ ہیں۔

پہلا امر یہ ہے کہ ملک کو غذائی مسئلہ اس وقت تک اطمینان بخش طریقہ پر حل نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ حکومت کو عامہ رعایا خصوصاً کاشتکار طبقہ کا تعاون حاصل نہ ہو اور مخلصانہ تعاون اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب عوام غذائی مسئلہ کے ہر پہلو سے واقف کرادئے جائیں اور انہیں یہ بتادیا جائے کہ حکومت کن وجوہ سے کیا کر رہی ہے۔ اور عوام سے کس قسم کے تعاون کی وہ متوقع ہے۔ آج آپ لوگوں کو جمع کرنے کا مقصد تھا کہ یہ ساری باتیں آپ کو بتادی جائیں کہ کن وجوہ سے حکومت کاشت فصل خریف و ربیع آئندہ کے متعلق کیا ارادے رکھتی ہے اور آپ سے کس قسم کے تعاون کی متوقع ہے مجھے یقین ہے کہ آپ غذائی اجناس کی کاشت میں نہ صرف حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں گے بلکہ کاشتکار طبقہ میں اس کا پرچار کریں گے اس سے کہ حکومت کے شہری غیر زرعی آبادی کے روزمرہ کی غذا کے ضروریات پر موثر طور پر قابو حاصل کرنا بغیر اسی طریقہ کے اختیار کرنے کے ممکن نہیں ہے تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ جو غذائی اجناس خوردنی گزشتہ خریف و ربیع کے حکومت نے لئے ہیں اس میں ایک من بھی ممالک محروسہ کے باہر نہیں بھیجا گیا ہے اور وہ آپ ہی کے ملک کی ضروریات کے لئے محفوظ ہیں اور ساہوکاروں سے مجموعی غلہ کی تجارت کر رکھی ہے اس سے یہاں سلامت ہو گئی ہے حکومت جا تا خیر فوراً اپنے ہی ذخائر سے ... کا یا کر رہی اور فراہم کر رہی ہے۔ یہی آپ کو معلوم رہنا ...

چاہئے کہ لیوی کے تحت وصول شدنی مقدار کا جوار کی حد تک ۵۰ فیصد باجرہ کی حد تک ۲۵ فیصد اور دالوں کی حد تک ۲۰ فیصد تعین ہو سکتا ہے اور کاشتکاروں سے اس ضمن میں کافی رعایت ملحوظ رکھی گئی ہے۔ فصل ربیع کی پیداوار چونکہ توقعات کے مطابق نہیں ہوئی ہے اس لئے حکومت سرکار عالی نے حکومت ہند کو مطلع کر دیا ہے کہ اس سال زائد دالوں کے سوا اجناس خوردنی کی برآمد ممالک محروسہ سے نہ کی جائیں گی۔ اور حکومت ہند نے بھی اس فیصلہ سے اتفاق کیا ہے۔ غیر موسمی بارش اور ژالہ باری کی وجہ سے ربیع کی فصلوں کو جو نقصان ہوا تھا اس کے باوجود میں حکومت کی جانب سے آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے ملک کی غذائی صورت حال اس وقت قابل اطمینان ہے۔ اور حکومت آئندہ فصل خریف کے ہاتھ آنے تک آپ کے غذائی ضروریات کی سربراہی لیوی کے محفوظ ذخائر سے کرے گی اس لئے آپ کا بھی یہ فریضہ ہونا چاہئے کہ آئندہ خریف کے لئے زیادہ سے زیادہ اجناس خوردنی کی کاشت کر کے حکومت کے گوناگوں مشکلات اور ذمہ داریوں کو ہلکا کرنے کی عملی کوشش کریں۔ آپ کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ حکومت آپ کی بھلائی چاہتی ہے اور غلہ کا تاجر جو غلہ کو زیادہ نفع کی خاطر بہت دنوں تک روک رکھنے کی سکت رکھتا ہے وہ آپ کا بھلا نہیں چاہتا ہے بلکہ وہ آپ کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے پس آپ کو چاہئے کہ دوست دشمن کو پہچانیں اگر آپ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں تو غلہ سستا بھی ہو سکتا ہے اور ملک کا غذائی مسئلہ عمدگی کے ساتھ سلجھ جائے گا۔

اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو کہ اس قدر کثیر مقدار میں غذائی اجناس کی کاشت کے بعد اس کی پیداوار کی نکاسی کیسے ہوگی تو اس کا جواب یہ ہے کہ لیوی کے علاوہ جس قدر پیداوار کاشتکار کی ضرورت سے زائد قابل فروخت ہوگی اس کو حکومت نقد قیمت دے کر کاشتکار سے راست خریدے گی۔

اٹلی میں روما سے آگے پیشقدمی

لندن ۶۔ جون۔ ہمارے بحرہ روم کے نامہ نگار نے موجودہ صورت حال کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ دشمن کو برباد کرنے کے لئے جنگ بغیر کسی وقفہ کے جاری ہے۔ روم کو فتح کرنے کے بعد اٹلی میں اتحادی افواج کے اپنی مہم کے ایک اور دور کو کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا دیا۔ اور آئندہ دور شروع ہو چکا ہے پانچویں فوج کے دستے کئی مقامات پر دریائے تائبر کو عبور کر چکے ہیں اور اس سے ۹ میل

آگے تک بڑھ گئے ہیں۔ ابھی تک انہیں خفیف سی مقاومت کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ روم سے مشرق میں شاہراہ ... کے شمال کی پہاڑیوں میں البتہ تھوڑی فوج اب بھی جرمنوں کا شدید مقابلہ کر رہی ہے اس لئے کہ جرمن اپنی پسپائی کو آڑ میں لانے کے لئے بری طرح لڑ رہے ہیں کل اتحادی طیاروں نے کوئی ۲۰۰۰ پروازیں کیں جن میں ۱۳ طیارے ضائع ہو گئے۔ انھوں نے لڑائی کے رقبوں کو جانے والے راستوں روم کے شمال میں حمل و نقل کے مقاموں اور شمالی اٹلی میں ریلوے احاطوں اور وادی پو کے ہوائی میدانوں پر بمباری کی۔ کل چار جرمن طیارے برباد کر دئے گئے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ پانچویں فوج نے شہر کو اتحادی سپاہ پا مردی کے ساتھ پیچھے دھکیل کر آگے بڑھ گئی۔ محاذ جنگ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اتحادیوں نے پکارا جانے والی بڑی سڑک پر ... کر لیا ہے۔ (رائٹر)

تربیت یافتہ دائیوں کی اسکیم

ممالک محروسہ کے دیہی علاقوں میں زچگی کے کاموں کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے حکومت سرکار عالی کے محکمہ صحت عامہ نے حال ہی میں ایک اسکیم منظور کی ہے جس کے تحت ان علاقوں کے لئے ڈیڑھ سو تربیت یافتہ دائیاں فراہم کی جائیں گی۔ اس اسکیم پر ۰۰۰,۲۳ روپیہ کا صرفہ عائد ہوگا ان دائیوں کو منتخب گاؤں میں مقرر کر کے کام کرنے کے لئے متعین کیا جائے گا تاکہ اس طرح صحت کے اصولوں کی پابندی کے ساتھ قبل از ولادت اور زچگی کے کاموں کے مطابق کو عام کر دیا جائے گو یہ ایک سادہ سی تدبیر ہے لیکن جب تک عوام زچگی کے کاموں سے متعلق بہم پہنچائی ہوئی زیادہ بہتر سہولتوں سے استفادہ کرنے کی ضرورت سے خاطر خواہ باخبر نہ ہو جائیں اور جب تک زچگی خانے ایک مناسب تعداد میں قائم نہ ہو جائیں اس قسم کی خدمات ممالک محروسہ سرکار عالی میں زچہ و بچہ کے تعداد اموات کو کم کرنے میں بڑی مفید ثابت ہوں گی ہائی نس شہزادی صاحبہ برار نے اس مخصوص میں بڑی عملی دلچسپی لی ہے اور دیہات سدھار کی کمیٹی کی صدر کی حیثیت سے انہیں ۰۰۰,۲۳ روپے اس غرض سے بھیجے ہیں کہ اس قسم سے نظام آباد اور تلنگانہ اور اورنگ آباد میں دائیوں کی مرکزی تربیت گاہیں کو وہ پہنچائی جائے ان تربیت گاہوں پر مقامی دائیوں کو صحت کے اصولوں کے مطابق زچگیاں کرانے اور زچاؤں کی دیکھ بھال کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ یہ دائیاں تربیت پا چکنے کے بعد آخر کار موجودہ جاہل اور ناتجربہ کار دائیوں کی جگہ لے سکیں گی۔

غیر غذائی اجناس کے کاشتکاروں کو انتباہ

حکومت سرکار عالی تمام کاشتکاروں سے خواہش کرتی ہے کہ غیر غذائی فصول مثلاً روئی اور مونگ پھلی کے زیر کاشت رقبہ کو گھٹایا جائے اور اس کی بجائے اجناس خوردنی کی کاشت بڑھائی جائے۔

خریف کی روئی کی ہر آٹھ قطار کے بعد خواہ وہ خاص روئی کی فصل ہو یا کسی اور تور ملا کر بوئے گئے ہوں جوار۔ باجرہ۔ مکئی۔ راگی یا دوسرے اناج کی کم از کم تین قطاریں بوئی جائیں۔

اسی طرح ربیع کی فصل میں روئی کی ہر چھٹے قطار کے بعد گنگنی یا دوسرے اناج کی جو اس زمین کے لئے موزوں ہوں کم از کم تین قطاریں بوئی جانی چاہئیں۔ مونگ پھلی کی ہر دس قطار کے بعد باجرہ یا جوار کی کم از کم تین قطاریں لازماً بوئی جائیں۔

جس زمین پر منظورہ غذائی اجناس کے میل کے بغیر تجارتی فصلوں کی کاشت ہوگی اس کا لگان مقررہ زر مالگزاری سے تین گنا زیادہ وصول کیا جائے گا۔

کاشتکاروں کو واقف کرایا جاتا ہے کہ چھوٹے ریشہ کی روئی کی قیمت گھٹنے کا امکان ہے۔ علاوہ ازیں غیر غذائی فصلوں کے کاشتکاروں اور بیوپاریوں کو ان کی خرید و فروخت یا حمل و نقل میں حکومت کوئی سہولت یا مدد نہیں دے سکے گی۔

ملک میں اجناس خوردنی کی کافی مانگ ہے۔ اگر اس کے باوجود کاشتکار کے پاس فاضل غلہ بچ رہے تو حکومت ان کے ذخیروں کو ایسی قیمت پر خریدے گی جو غلہ کے مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کی قیمتوں سے کم نہ ہوگی۔

پست اقوام کانفرنس گلبرگہ

حیدرآباد ۸ جون۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے پست اقوام کی دوسری سالانہ کانفرنس گلبرگہ میں مسٹر بلیام ... کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت بندگان عالی سے غیر متزلزل وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے قرارداد عقیدت منظور کی گئی۔

دوسری قرارداد میں حکومت سرکار عالی سے درخواست کی گئی ہے کہ باب حکومت کی توسیع میں کل ارکان کی ایک تہائی نشستیں پست اقوام کو دی جائیں اور اس حقیقت کو ملحوظ رکھے کہ پست اقوام کی آبادی چالیس لاکھ اور وہ یہاں کا ایک کثیر آبادی رکھنے والا فرقہ ہے۔

تیسری قرارداد میں ملک کے اصلاحات کے تحت جو مشاورتی کمیٹیاں بلدہ و اضلاع میں قائم کی جاری ہیں ان میں کل ارکان کی ایک تہائی نشستوں کے دئے جانے کی درخواست کی گئی ہے۔ کانفرنس نے اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ عرصہ دراز سے اس کے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ باوجودیکہ ملک کی معاشی دولت کے اضافہ میں اس کا نہایت اہم حصہ رہا ہے اسی وجہ سے اب حکومت سے انفرنس نے استدعا کی ہے کہ وہ ان کے حقوق تسلیم کرے۔

تعلیمی مسائل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کانفرنس نے چوتھی قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پست اقوام کی معاشی پستی اور مفلوک الحالی کا لحاظ کرتے ہوئے پست اقوام کی تعلیمی کانفرنس کی قراردادوں میں جو مطالبات کئے گئے ہیں ان کی تکمیل کرے۔

پست اقوام کی ترقی کے لئے مفت اراضیات کی عطا کئے جانے کی نسبت پانچویں قرارداد میں حکومت کو متوجہ کیا گیا ہے۔

زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کے تحت دیگر طبقات کو زمینات عطا کرنے سے قبل پست اقوام کے زرعی طبقہ کو ترجیح دے کر انہیں اراضیات زرعی آلات اور تقاوی وغیرہ عطا کرنے کے لئے چھٹی قرارداد میں حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔

کانفرنس نے ساتویں قرارداد میں اس پر اظہار کیا ہے کہ فرمان خسروی کے باوجود پٹیل و پٹواری اور دیگر عہدہ دار پست اقوام سے کام لیتے ہیں اور بیگاری اور بچھیلا سسٹم مسدود ہونے کے باوجود اس کے تدارک کا کوئی موثر کار اختیار نہیں کیا گیا۔ ان طریقوں کو مسدود کرنے کی پرزور اپیل کی گئی ہے۔

آٹھویں قرارداد میں حکومت سے استدعا کی گئی ہے کہ پست اقوام کے زرعی طبقہ کے حقوق بحال دلائے جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک تحقیقاتی کمیشن کے قیام اور پست اقوام کی معاشی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے بغیر کسی تاخیر کے اس حق کو دلانے کی درخواست کی گئی ہے۔

کانفرنس نے محکمہ مال کی توجہ نویں قرارداد میں اس جانب مبذول کروائی ہے کہ وہ غلہ کی فراہمی اور لیوی وصول کرنے کا کام سپنے کے بعد محنت کا معاوضہ اسی وقت ادا کر دئے جانے کی نسبت محکمہ رسد اور مال کے عہدہ داروں کو ہدایت کرے۔

دسویں قرارداد میں کانفرنس نے محکمہ معافی بلدہ و اضلاع کے ادنیٰ ملازمین کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے رخصت بیماری اور رخصت اتفاقی وغیرہ کے منظور کئے جانے کی جانب متوجہ کیا ہے۔

گیارہویں قرارداد میں تمام دیہاتوں جو مقامی مجالس کے توسط سے پست اقوام کے لئے چاوڑیوں اور دھرم سالوں کے بنوانے اور باؤلیوں کے کھدوانے کا انتظام کرنے کی حکومت سے استدعا کی گئی ہے۔

پست اقوام کی معاشی پستی اور مفلوک الحالی کے مد نظر حکومت کو ایک خاص کمیشن مقرر کرنے اور ایک با اختیار مجلس کے قیام کے لئے ایک خاص لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔

پست اقوام کے سیاسی سماجی اور تعلیمی حقوق کی حفاظت کے لئے حکومت سے اس کی بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے مواز نہ میں ایک معقول رقم مختص کرے۔

نیوپر اتحادی قبضہ

لندن ۱۰ جون۔ مغربی محاذ کے اعلیٰ اتحادی فوجی مستقر سے آج اعلان کیا گیا ہے کہ کین کے مغرب میں پندرہ میل کے فاصلہ پر اتحادی فوجوں نے نیو پر قبضہ کر لیا آج صبح اعلیٰ اتحادی فوجی مستقر سے جو تیسرا اعلامیہ میں بتایا گیا کہ فرانس کے اندرونی علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جرمن ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور محفوظ سپاہی بھیجے جا رہے ہیں۔ کل شام کین کے قریب ایک مقام پر دشمن نے جوابی حملہ کیا لیکن اسے پسپا کر دیا گیا۔ محاذ کے پیچھے تمام اتحادی مورچے دشمن سے پاک کر دئے گئے اور چند ساحلی مورچوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا گیا۔

کل رات فرانس سے ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ کین کے آس پاس گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اس کا کہنا ہے کہ جرمنوں نے کئی دستے اور بہت سے محفوظ سپاہی جھونک دئے ہیں۔ منگل کو سہ پہر میں ایک اتحادی فوجی دستے کینیڈائی سپاہی سے ملنے کے لئے تیزی سے شہر کی طرف پیش قدمی کی۔ اور اس کارروائی کے دوران میں جرمن سپاہیوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ اسی رات کو اتحادی سپاہیوں نے جرمن جوابی حملہ کو پسپا کر دیا۔ یہ حملہ جرمنوں نے دبابوں کے ساتھ کیا تھا۔ اس وقت بھی کین سے ارشر برگ جانے والی ریلوے پر قبضہ کرنے کے لئے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ ریلوے لائن کین کے شمال مغرب میں ۱۵ میل پر ہے۔

اہالیان محلہ رازدان خانہ پیٹھ کا محضر

ہم اہالیان محلہ رازدان خانہ پیٹھ چمن عزیز باغ ... نہایت دام اسپتال وغیرہ ارباب سرکار عالی بمبارک سے گذارش کرتے ہیں کہ جو سڑک چل راستے آمد و رفت بگڑ جاتی ہے ... بیان میں نالہ وتنگ ہو کر کے ٹوٹ جانے سے آمد و رفت میں بالخصوص زنانی سواری کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے جو کہ قبل ازیں اہالیان محلہ نے چندہ سے تعمیر کرایا تھا ... وقت شکستہ ہونے سے فرودگاہ تک زنانی سواریوں کو ... جانا پڑتا ہے اور اکثر اوقات ہر وقت میں گر پڑتے ہیں ... صفائی کھلنے کے روز تک عدم انتظام نیز برقی روشنی ... بالکل غیر موجود ہے اس کی پیلی (اخبار وقت) اخبار رہبر دکن ... و مرداری پشت شکایت اس کی بعد (اخبار صبح دکن) اعمار ... و دستشریف کو نوٹ آنکی ہے لیکن اس کی اب تک ... کی داد رسی نہ ہوئی جس کی وجہ سے بیماریوں کے لئے تحت تکلیف کا باعث ہے اور اب صدر سے گذارش کی جاتی ہے کہ تعمیر نالہ و صفائی ولایت کا جلد از جلد حکم صادر فرمایا جائے کہ ہم اہالیان محلہ مذکور کو ممنون فرمائیں۔

اقوام متحدہ کی مالیاتی کانفرنس

حکومت ہند کو دعوت

حکومت ہند کو صدر جمہوریہ امریکہ کی طرف سے ایک سرکاری مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں حکومت ہند کو خصوصی دعوت دی گئی ہے کہ وہ آزادی اقوام اور ان سے متعلق دیگر اقوام کی مالیات و زرکاری کی کانفرنس میں جو امریکہ میں یکم جولائی ۱۹۴۴ء سے شروع ہوگی شرکت کے لئے اپنے مندوبین بھیجے۔

یہ کانفرنس اس غرض سے طلب کی جا رہی ہے ... کے متعلق ایک بین الاقوامی فنڈ اور اگر ممکن ہو تو تعمیر جدید اور ترقی کے کام کے لئے ایک بنک کے قیام کے بارے میں عملی تجاویز مرتب کی جائیں۔ اس سلسلہ میں اصولوں کے متعلق ماہرین کے مرتب کردہ اس بیان پر جو حال ہی میں ہندوستان اور دوسری جگہ شائع ہو چکا ہے غور کیا جائے گا دعوت نامہ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ سمجھا جائے گا کہ مندوبین کو اپنی حکومتوں کی طرف سے اختیار بھی حاصل ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس کانفرنس میں جو تجاویز مرتب ہوں گی وہ بعد میں متعلقہ حکومتوں اور ارباب حل و عقد کو بھیج دی جائیں گی کہ وہ انہیں منظور کریں یا مسترد کر دیں۔

ابھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ یہ کانفرنس کس مقام پر ہوگی۔

حکومت ہند نے یہ دعوت خوشی قبول کر لی ہے اور یہ امید ظاہر کی ہے کہ ایک ایسی اسکیم مرتب ہو سکے گی جو جملہ متعلقہ حکومتوں کے لئے قابل قبول ہوگی اور جو بین الاقوامی اقتصادی تعاون کے مقصد کی طرف جس پر دنیا کے آئندہ امن و خوشحالی کا دار و مدار ہے پہلا قدم ہوگا۔

حسب ذیل حضرات حکومت ہند کی نمائندگی کریں گے۔

(۱) سر جرمی ریزمین کے سی ایس آئی۔ سی آئی ای آئی سی ایس۔ آنریبل ممبر مالیات حکومت ہند۔

(۲) سر چنتامن ڈی دیش مکھ۔ سی آئی ای۔ گورنر ریزرو بنک آف انڈیا۔

(۳) ڈاکٹر سر تھیوڈور گریگری۔ مشیر اقتصادیات حکومت ہند۔

(۴) مسٹر شنمکھم چٹی کے سی آئی ای } غیر سرکاری
(۵) مسٹر اے۔ ڈی۔ شراف }

ڈاکٹر مدن بہ حیثیت سکریٹری مندوبین کی اس جماعت کے ساتھ ہوں گے۔

مجلس علماء دکن کا اجلاس

حیدر آباد۔ یکم امرداد۔ صدر مجلس علمائے دکن نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ امریکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فلمانے پر تشویش اور مذمت کا اظہار کیا اور سرکار عالی سے خواہش کی کہ سرکاری وسائل سے حکومت امریکہ کو اس کے مضر اثرات سے واقف کرائے جو مسلمانوں کی اس جراحت و ساقی سے امریکہ کے متعلق عام طور پر اور بعد از جنگ بالخصوص طور پر پڑ سکتے ہیں۔

دوسری قرارداد کے ذریعہ البانیہ میں جہاں مسلمانوں کی کثیر اکثریت ہے عیسائی حکومت قائم کرانے کی کوششوں پر جو امریکہ میں شروع کی گئی ہیں۔ تشویش اور مذمت کا اظہار کیا گیا اور انگریزی حکومت سے ان کوششوں کا سدباب کرنے کی توقع ظاہر کی گئی۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ اس بات کی ضرورت جتلائی گئی کہ جامعہ عثمانیہ میں ایک حیدرآبادی نسل کا تقرر کیا جائے جس طرح سالندن میں تعلیم قائم کرنا طے ہوا ہے۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ جامعہ عثمانیہ میں ایک جدید (صوتیات) کا شعبہ قائم کیا جائے۔ اور ان کے لئے سررشتہ تعلیمات کے ماہرا لفوا کی خدمت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

ایک اور قرارداد میں اس بات کی ضرورت بتائی گئی کہ تاریخ اسلام کی تدوین کے لئے معقول اور عمدہ انتظام جلد سے جلد عمل میں لایا جائے۔

سیاسی تعطل

(بقیہ سلسلہ صفحہ اول)

تھا۔ جو اگرچہ ایک باارادہ سیاسی اقدام نہ تھا کہ ... عمل ہوا۔ اگرچہ عام رائے۔ جناح کی طرف مائل ہے لیکن مسلم لیگ کے حلقوں کی رائے منقسم ہے۔ مسٹر جناح کا ... بیا اور چودھری خلیق الزماں جو لیگ کی عاملہ کے ایک اہم رکن ہیں جناح گاندھی ملاقات کی تائید میں ہیں۔ لیکن لیگ کے ایک ذمہ دار قائد کی رائے میں اس ملاقات بے سود ہے تاوقتیکہ کانگریسی لیڈر (مسٹر گاندھی) پاکستان کا مطالبہ قبول نہ کریں۔ قرائن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان بالعموم اور ارکان لیگ بالخصوص مسٹر جناح پر گاندھی جی سے ملنے کے لئے دباؤ ڈالیں گے۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ مسٹر جناح اس دباؤ سے کس حد تک متاثر ہوں گے۔

(ٹائمز آف انڈیا)

اعلان

ذریعہ ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ مکان نمبر ۱۲۹۴ بلاک نمبر ۔۔ واقع سمت دوم اندرون علی بالا پرشاد صاحب گوبال پرشاد صاحب ولد خوشحال پرشاد صاحب ساکن سلطان شاہی نے جگدیش پرشاد صاحب ولد بدری پرشاد صاحب بل کلکٹر میونسپلٹی بلدیہ کی ضمانت رقمی مبلغ (...) میں مکفول کر دیا ہے لہٰذا کسی کو اس کفالت نامہ کی نسبت کوئی عذر ہو تو اندرون مدت دو ہفتہ دفتر نظامت بلدیہ میونسپلٹی واقع دارالشفاء پر رجوع ہو کر عذرداری پیش کریں ورنہ بعد مرور مدت مکان مذکور کی رجسٹری کرا لی جائے گی اور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ فقط

دستخط عامل بلدیہ

احمد یہ پریس چادر گھاٹ میں طبع ہو کر باہتمام حسین عثمانیہ دفتر حکمت سانکچوڑہ سے شائع ہو۔